غزوۂ خندق، صلحِ حدیبیہ اور خیبر: سیاسی اور دعوتی اہمیت

غزوۂ خندق، صلحِ حدیبیہ اور خیبر کے واقعات کی سیاسی اور دعوتی اہمیت کا تجزیہ

1049	10	30
الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات

تفصیلی مضمون

1. تعارف: خندق سے خیبر تک کا دور

سیرتِ نبوی ﷺ کے مطالعے میں پانچویں سے ساتویں سالِ ہجرت کا عرصہ ایک فیصلہ کن موڑ کی حیثیت رکھتا ہے، جس میں غزوۂ خندق، صلحِ حدیبیہ اور فتحِ خیبر ایک ہی سیاسی و دعوتی تسلسل کی کڑیاں ہیں۔ یہ سوال کہ ان تینوں واقعات نے مسلمانوں کی نوزائیدہ ریاست کو کس طرح تحفظ، تسلیم اور استحکام عطا کیا، سیرت کے بامعنی فہم کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ محض واقعات کی تاریخ بیان کرنے کے بجائے ضروری ہے کہ اسباب، نبوی فیصلوں اور ان کے دور رس نتائج کے باہمی ربط کو سمجھا جائے، کیونکہ یہی ربط اس دور کی حکمتِ عملی کو واضح کرتا ہے۔

2. خندق: بیرونی اتحاد اور نئی تدبیر

خندق: بیرونی اتحاد کے خلاف نئی تدبیر پانچ ہجری میں مدینہ کو ایک غیر معمولی خطرے کا سامنا کرنا پڑا۔ قریشِ مکہ نے غطفان، بنو اسد اور دیگر قبائل کے ساتھ مل کر ایک وسیع اتحاد تشکیل دیا جسے تاریخ میں احزاب یعنی لشکروں کا اتحاد کہا جاتا ہے۔ اس اتحاد کو ہوا دینے میں بنو نضیر کے ان یہودیوں کا بڑا کردار تھا جنہیں پہلے مدینہ سے جلاوطن کیا جا چکا تھا اور جوابِ انتقام کی تلاش میں مختلف قبائل کو اکسا رہے تھے۔ اس صورتِ حال میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا اور حضرت سلمان فارسیؓ کی تجویز پر مدینہ کے کھلے اور غیر محفوظ حصے میں خندق کھودنے کا فیصلہ کیا، جو عرب جنگی روایت میں ایک نسبتاً نئی حکمتِ عملی تھی۔ آپ ﷺ نے خود بھی مٹی اٹھانے اور کھدائی کے کام میں شرکت فرمائی، جس سے صحابہ کا حوصلہ بلند ہوا۔ محاصرہ طویل اور سخت ثابت ہوا؛ سردی، بھوک اور مسلسل خوف نے اہلِ ایمان کو کڑی آزمائش میں ڈالا، جبکہ مدینہ کے اندر موجود منافقین اور بعض بدعہد عناصر نے بددلی پھیلانے کی کوشش کی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے تیز آندھی بھیجی اور اتحادی لشکر کے اندر باہمی بداعتمادی بڑھی، جس کے نتیجے میں یہ عظیم اتحاد بغیر کسی فیصلہ کن معرکے کے منتشر ہو گیا۔ قرآن نے اس واقعے کو سورۃ الاحزاب میں تفصیل سے بیان کیا اور اسے اہلِ ایمان کے لیے ثبات اور اللہ کی مدد پر بھروسے کا سبق قرار دیا۔ خندق کی سب سے بڑی تعلیمی اہمیت یہ ہے کہ نبوی قیادت نے اصولی ثابت قدمی کے ساتھ عملی تدبیر میں لچک کو یکجا کیا اور دکھایا کہ نئی مشاورت اور تجربے سے استفادہ نبوی منہج کے منافی نہیں بلکہ اس کا حصہ ہے۔

3. حدیبیہ: رکاوٹ سے فتحِ مبین تک

حدیبیہ: بظاہر رکاوٹ درحقیقت فتحِ مبین چھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے ایک ہزار سے زائد صحابہ کے ساتھ عمرے کی نیت سے مکہ کا رخ کیا۔ قربانی کے جانور ساتھ لیے گئے اور احرام باندھا گیا تاکہ یہ واضح ہو کہ سفر کا مقصد جنگ نہیں بلکہ عبادت ہے۔ تاہم قریش نے خوف اور انا کے زیرِ اثر مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا، جس پر حدیبیہ کے مقام پر طویل مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسی دوران حضرت عثمانؓ کی شہادت کی جھوٹی افواہ پھیلی تو صحابہ نے ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر جان کی بازی لگا دینے کی بیعت کی، جسے بیعتِ رضوان کہا جاتا ہے۔ بالآخر ایک معاہدہ طے پایا جس کی کچھ شرائط، جیسے اس سال واپس چلے جانا اور بعض ظاہری امتیازات سے دستبرداری، بہت سے صحابہ کو سخت اور غیر متوازن محسوس ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تاہم دور رس امن کو وقتی جذباتی اطمینان پر ترجیح دی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دس سالہ جنگ بندی نے قبائل کو پہلی بار قریب سے اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقع دیا، قریش نے مسلمانوں کو ایک باقاعدہ سیاسی فریق کے طور پر تسلیم کر لیا اور دعوت اس قدر تیزی سے پھیلی کہ دو سال کے اندر مسلمانوں کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے اس صلح کو، جو بظاہر رکاوٹ معلوم ہوتی تھی،

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾

یعنی بے شک ہم نے تمہیں کھلی فتح عطا کی، کہہ کر فتحِ مبین قرار دیا۔ اس سے طالبِ علم کو یہ سبق ملتا ہے کہ کامیابی کو ہمیشہ فوری اور ظاہری شکل میں نہیں پرکھا جا سکتا، بلکہ بسا اوقات وقتی نقصان دیرپا فائدے کا پیش خیمہ بنتا ہے۔

4. خیبر: شمالی خطرے کا مستقل خاتمہ

خیبر: شمالی خطرے کا مستقل خاتمہ خیبر کے مضبوط قلعے مدینہ کے شمال میں واقع تھے اور وہاں کے یہودی قبائل، بالخصوص وہ عناصر جو پہلے مدینہ سے جلاوطن ہوئے تھے، مسلسل سازشوں اور دشمن قبائل کو اکسانے میں پیش پیش تھے۔ سات ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے ایک منظم مہم کے ذریعے خیبر کے قلعے یکے بعد دیگرے فتح کیے۔ فتح کے بعد زمین کی زرعی حیثیت کو ضائع کرنے کے بجائے وہاں کے باشندوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا جس کے تحت وہ زمین پر کاشتکاری جاری رکھ سکتے تھے اور پیداوار میں سے ایک متعین حصہ ریاستِ مدینہ کو دیا جاتا تھا۔ یہ انتظام محض فوجی فتح نہیں بلکہ ایک دانشمندانہ معاشی اور انتظامی تدبیر بھی تھی جس نے مفتوحہ علاقے کی پیداواری صلاحیت کو برقرار رکھتے ہوئے سیاسی خطرے کا خاتمہ کیا اور بعد میں یہی نمونہ دیگر مفتوحہ علاقوں کے انتظام کے لیے بھی رہنما اصول بنا۔

5. جامع تجزیہ اور حاصلِ کلام

جامع تجزیہ اور نتیجہ ان تینوں واقعات کو ایک ساتھ دیکھا جائے تو ایک واضح تسلسل نظر آتا ہے: خندق نے مسلمانوں کے خلاف بننے والا بیرونی اتحاد توڑا، حدیبیہ نے سیاسی تسلیم اور دعوتی آزادی کا راستہ کھولا اور خیبر نے شمالی سرحد کے مستقل خطرے کا خاتمہ کر کے اقتصادی استحکام بخشا۔ ہر مرحلے میں الگ ذریعہ اختیار کیا گیا، دفاع، مذاکرات اور انتظامی مفاہمت، مگر تینوں ایک ہی اصولی مقصد کی خدمت کرتے رہے۔ یہ تینوں واقعات مل کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ نبوی سیاست میں عقیدے کی پختگی اور حالات کے مطابق جائز عملی تدبیر ایک دوسرے سے متصادم نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ قرآن و سنت سے ثابت مستقل اصول، جیسے عدل، وفائے عہد اور صبر، ہر دور میں رہنمائی دیتے ہیں، جبکہ خندق کی گہرائی یا خیبر کی پیداوار کا مخصوص تناسب جیسی جزئیات کو دائمی قاعدہ نہیں بنایا جا سکتا۔ آج کے قاری کے لیے سب سے بڑا سبق یہی ہے کہ صبر، مشاورت، حکمت اور دوراندیشی کسی تحریک کو عارضی نقصان کے باوجود دیرپا کامیابی کی طرف لے جا سکتے ہیں، اور یہی نبوی قیادت کا وہ نمونہ ہے جو ہر دور کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، الأحزاب 33:9-27؛ الفتح 48:1-29
2. صحیح البخاری، کتاب المغازی، الخندق والحدیبیۃ وخیبر
3. صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر
4. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ
5. ابن القیم، زاد المعاد
6. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم

1 خندق کے موقع پر مدینہ کو کن خطرات کا سامنا تھا اور یہ صورتحال کیسے پیدا ہوئی؟

پانچ ہجری میں مدینہ کی نوزائیدہ اسلامی ریاست کو اپنی تاریخ کے سب سے بڑے بیرونی خطرے کا سامنا کرنا پڑا۔ قریشِ مکہ نے غطفان اور دیگر کئی قبائل کو ساتھ ملا کر ایک وسیع فوجی اتحاد تشکیل دیا جسے احزاب کہا جاتا ہے۔ اس اتحاد کو منظم کرنے میں بنو نضیر کے ان یہودی سرداروں کا کردار نمایاں تھا جنہیں پہلے مدینہ سے جلاوطن کیا جا چکا تھا اور جو ابِ انتقام کے جذبے سے مختلف قبائل کو اکسا رہے تھے۔ اس صورتحال نے مدینہ کے تمام دفاعی وسائل، عسکری تیاری اور اندرونی وفاداری کو ایک ساتھ آزمائش میں ڈال دیا، کیونکہ اگر یہ اتحاد کامیاب ہو جاتا تو مسلمانوں کے وجود کے لیے سنگین خطرہ پیدا ہو سکتا تھا۔ یہی پس منظر رسول اللہ ﷺ کی بعد کی حکمتِ عملی کو سمجھنے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

2 خندق کھودنے کی تجویز کہاں سے آئی اور اس پر عمل درآمد کیسے ہوا؟

خندق کی تدبیر عرب کی روایتی جنگی حکمتِ عملی میں ایک نسبتاً نئی چیز تھی۔ حضرت سلمان فارسیؓ، جو ایرانی جنگی طریقوں سے واقف تھے، نے مشورہ دیا کہ مدینہ کے کھلے اور غیر محفوظ حصے میں خندق کھودی جائے تاکہ سوار لشکر شہر میں براہِ راست داخل نہ ہو سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ تجویز فوری قبول فرمائی اور خود بھی صحابہ کے شانہ بشانہ کھدائی کے کام میں شریک ہوئے، مٹی اٹھائی اور محنت میں حصہ لیا، جس سے تھکے ہوئے صحابہ کا حوصلہ بلند ہوتا رہا۔ یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ نبوی قیادت میں نئی تدبیر اور غیر عرب مشورے کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا گیا بلکہ یہ لچک اور تجربے سے استفادہ نبوی منہج کا ایک بنیادی وصف تھا جس نے بعد میں مسلمانوں کو کئی بار فائدہ پہنچایا۔

3 محاصرۂ خندق کس طرح اختتام پذیر ہوا اور اس سے کیا سبق ملتا ہے؟

محاصرہ کئی ہفتوں تک جاری رہا اور اس دوران سردی، بھوک اور مسلسل خوف نے اہلِ ایمان کو سخت آزمائش میں ڈالے رکھا۔ مدینہ کے اندر موجود منافقین نے بددلی پھیلانے کی کوشش کی، جبکہ مخلص مسلمانوں نے اللہ کے وعدے پر یقین بڑھایا اور ثابت قدم رہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے تیز و تند آندھی بھیجی جس نے دشمن کے خیمے اکھاڑ دیے، اور اتحادی لشکر کے مختلف دھڑوں کے درمیان باہمی بداعتمادی بڑھی، جس کے نتیجے میں یہ عظیم اتحاد بغیر کسی فیصلہ کن جنگ کے ناکام واپس لوٹ گیا۔ اصل سبق یہ ہے کہ یہ واقعہ محض ایک تاریخی جنگ نہیں بلکہ انسانی ثبات، الٰہی مدد اور نبوی قیادت کے باہمی تعلق کی ایک زندہ مثال ہے، جسے سبب فیصلے اور نتیجے کے ربط سے سمجھنا چاہیے۔

4 صلحِ حدیبیہ کے سفر کا مقصد اور اس میں پیش آنے والی رکاوٹ کیا تھی؟

چھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ ایک ہزار سے زائد صحابہ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ سفر جنگی مقصد کے بجائے خالصتاً عبادت کے لیے تھا، اور اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے قربانی کے جانور ساتھ لیے گئے اور صحابہ نے احرام باندھ لیا، جو عرب روایت میں امن کی واضح علامت سمجھی جاتی تھی۔ تاہم قریش نے خوف اور انا کے زیرِ اثر مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی اور راستہ روک دیا۔ اس رکاوٹ کے نتیجے میں حدیبیہ کے مقام پر دونوں فریقوں کے درمیان طویل مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ عقیدہ، اخلاقی برتاؤ اور اجتماعی مصلحت کس طرح ایک ساتھ مل کر نبوی حکمتِ عملی کی تشکیل کرتے تھے۔

5 بیعتِ رضوان کا پس منظر اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

حدیبیہ کے مذاکرات کے دوران حضرت عثمانؓ کو، جنہیں قریش سے بات چیت کے لیے مکہ بھیجا گیا تھا، واپس آنے میں تاخیر ہوئی، جس پر یہ جھوٹی افواہ پھیل گئی کہ انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔ اس خبر پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ آخری دم تک جان کی بازی لگا دیں گے، جسے بیعتِ رضوان کہا جاتا ہے۔ اس موقع پر معاہدے کی بعض شرائط، جیسے اس سال بغیر عمرہ کیے واپس چلے جانا، بہت سے صحابہ کو سخت اور غیر متوازن محسوس ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تاہم فوری جذباتی اطمینان کی بجائے دوررس اور پائیدار امن کو ترجیح دی، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبوی فیصلے وقتی ردعمل کے بجائے طویل المدتی مصلحت پر مبنی ہوتے تھے۔

6 قرآن نے صلحِ حدیبیہ کو فتحِ مبین کیوں قرار دیا؟

بظاہر یہ معاہدہ مسلمانوں کے لیے نقصان دہ محسوس ہوتا تھا، کیونکہ انہیں اس سال عمرہ کیے بغیر واپس جانا پڑا اور کچھ شرائط ظاہری طور پر غیر متوازن تھیں۔ تاہم امن قائم ہونے کے بعد قبائل نے پہلی بار قریب سے اسلام کا مشاہدہ کیا، دعوت آزادانہ طور پر پھیلی، اور قریش نے مسلمانوں کو ایک باقاعدہ سیاسی اور معاہداتی فریق تسلیم کر لیا۔ نتیجتاً اگلے دو برسوں میں مسلمانوں کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی، جو پچھلے کئی سالوں کی دعوت سے بھی زیادہ تھی۔ اسی بنا پر قرآن نے سورۃ الفتح میں اس واقعے کو کھلی فتح قرار دیا، تاکہ اہلِ ایمان کو یہ سکھایا جائے کہ حقیقی کامیابی کو فوری اور ظاہری نتائج کے بجائے دوررس اثرات سے پرکھنا چاہیے۔

7 خیبر کی مہم کیوں ضروری سمجھی گئی اور فتح کے بعد کیا انتظام کیا گیا؟

خیبر کے مضبوط قلعے مدینہ کے شمال میں واقع تھے اور وہاں آباد یہودی قبائل، بالخصوص وہ عناصر جو پہلے جلاوطن کیے گئے تھے، مسلسل سازشوں اور مختلف قبائل کو اکسانے میں سرگرم تھے، جس سے مدینہ کے لیے ایک مستقل سیاسی و عسکری خطرہ برقرار تھا۔ سات ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے ایک منظم مہم کے ذریعے یہ قلعے یکے بعد دیگرے فتح کیے۔ فتح کے بعد زمین کو بنجر چھوڑنے کے بجائے وہاں کے باشندوں سے معاہدہ کیا گیا کہ وہ زراعت جاری رکھیں گے اور پیداوار میں سے ایک مقررہ حصہ اسلامی ریاست کو دیں گے۔ یہ انتظام محض فوجی فتح نہیں بلکہ ایک دانشمندانہ معاشی تدبیر بھی تھی، جس نے زرعی صلاحیت کو برقرار رکھتے ہوئے سیاسی خطرے کا مستقل خاتمہ کیا۔

8 خندق، حدیبیہ اور خیبر کو ایک مجموعی نظر سے دیکھیں تو ان میں کیا مشترک سبق ملتا ہے؟

ان تینوں واقعات کو ایک ساتھ دیکھا جائے تو ایک واضح تسلسل نظر آتا ہے۔ خندق نے مسلمانوں کے خلاف بننے والا بیرونی اتحاد توڑا اور دفاعی ثبات کا مظاہرہ کیا، حدیبیہ نے مذاکرات کے ذریعے سیاسی تسلیم اور دعوتی آزادی کا راستہ کھولا، اور خیبر نے انتظامی مفاہمت کے ذریعے شمالی سرحد کے مستقل خطرے کا خاتمہ کیا۔ ہر مرحلے میں الگ ذریعہ اختیار کیا گیا، مگر تینوں ایک ہی اصولی مقصد یعنی امتِ مسلمہ کے تحفظ اور استحکام کی خدمت کرتے رہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ نبوی سیاست میں عقیدے کی پختگی اور حالات کے مطابق جائز عملی تدبیر ایک دوسرے کے متبادل نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، اور یہی توازن کسی بھی قیادت کی حقیقی کامیابی کی بنیاد بنتا ہے۔

9 خندق کے دوران منافقین کے رویے سے کیا معلوم ہوتا ہے؟

خندق کا طویل اور سخت محاصرہ ایک ایسا موقع تھا جس نے مدینہ کے باشندوں کے دلوں میں چھپے حقیقی جذبات کو ظاہر کر دیا۔ سردی، بھوک اور مسلسل خوف کی اس آزمائش میں منافقین نے مختلف بہانوں سے میدان چھوڑنے کی کوشش کی اور دوسروں کے دلوں میں بھی بددلی اور مایوسی پھیلانے کی کوشش کی، جیسا کہ قرآن نے سورۃ الاحزاب میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کے برعکس مخلص اہلِ ایمان نے اسی سختی کے دوران اللہ کے وعدے پر اپنا یقین اور بھی مضبوط کیا۔ یہ تضاد ظاہر کرتا ہے کہ سخت حالات دراصل ایک امتحان گاہ کی حیثیت رکھتے ہیں جو حقیقی ایمان اور محض زبانی دعوے کے درمیان فرق واضح کر دیتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ خندق کا واقعہ محض عسکری تاریخ نہیں بلکہ ایک اخلاقی امتحان کے طور پر بھی یاد رکھا جاتا ہے۔

10 حدیبیہ کے معاہدے کی بظاہر سخت شرائط قبول کرنے میں نبوی حکمتِ عملی کا کیا پہلو نمایاں ہوتا ہے؟

حدیبیہ کے معاہدے میں کچھ شرائط، جیسے اس سال واپس لوٹ جانا اور بعض ظاہری علامتی امتیازات سے دستبرداری، صحابہ کی اکثریت کو سخت اور غیر متوازن محسوس ہوئیں، حتیٰ کہ بعض جلیل القدر صحابہ نے بھی اپنے تحفظات کھل کر بیان کیے۔ اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے یہ شرائط قبول کیں، کیونکہ آپ ﷺ کی نظر فوری جذباتی اطمینان کے بجائے طویل المدتی نتائج پر تھی۔ یہی وہ حکمتِ عملی تھی جس نے جنگ بندی کے ذریعے دعوتی کام کو محفوظ راستہ فراہم کیا اور قبائل کو اسلام کا قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع دیا۔ اس سے یہ نمایاں ہوتا ہے کہ نبوی قیادت میں دوراندیشی اور صبر کو فوری وقار پر ترجیح دی جاتی تھی، اور یہی صفت کسی بھی کامیاب اور دیرپا حکمتِ عملی کی بنیادی شرط سمجھی جاتی ہے۔

کثیرالانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 سیرت کے کس عرصے کو خندق، حدیبیہ اور خیبر کے لیے فیصلہ کن موڑ قرار دیا گیا ہے؟

- الف پانچویں سے ساتویں سالِ ہجرت
- ب پہلے سے تیسرے سالِ ہجرت
- ج نویں سے دسویں سالِ ہجرت
- د مکی دور کے ابتدائی سال

وضاحت: مضمون کے مطابق پانچویں سے ساتویں سالِ ہجرت کا عرصہ ان تینوں واقعات کے لیے فیصلہ کن موڑ ہے۔

2 مضمون کے مطابق ان تینوں واقعات کو سمجھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

- الف صرف واقعات کی تاریخ رٹنا
- ب اسباب، فیصلوں اور نتائج کے باہمی ربط کو سمجھنا
- ج صرف تاریخیں یاد رکھنا
- د صرف صحابہ کے نام یاد رکھنا

وضاحت: مضمون واضح کرتا ہے کہ محض تاریخ بیان کرنے کے بجائے اسباب، نبوی فیصلوں اور نتائج کے ربط کو سمجھنا ضروری ہے۔

3 درج ذیل میں سے کون سا بیان خندق، حدیبیہ اور خیبر کے باہمی تعلق کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

- الف تینوں غیر متعلق اور الگ الگ واقعات تھے
- ب تینوں ایک ہی سیاسی و دعوتی تسلسل کی کڑیاں ہیں
- ج صرف خیبر اہم واقعہ تھا
- د تینوں ایک ہی دن پیش آئے

وضاحت: مضمون کے آغاز میں ہی بتایا گیا ہے کہ یہ تینوں ایک ہی سیاسی و دعوتی تسلسل کی کڑیاں ہیں۔

4 پانچ ہجری میں مدینہ کے خلاف قریش کی زیرِ قیادت بننے والے وسیع قبائلی اتحاد کو کیا نام دیا جاتا ہے؟

- الف احزاب
- ب حلف الفضول
- ج بیعتِ عقبہ
- د میثاقِ مدینہ

وضاحت: قریش نے غطفان، بنو اسد اور دیگر قبائل کے ساتھ مل کر جو اتحاد بنایا اسے احزاب یعنی لشکروں کا اتحاد کہا جاتا ہے۔

5 اس بڑے قبائلی اتحاد کو ہوا دینے میں کس گروہ کا کردار نمایاں تھا؟

- الف بنو خزاعہ کے سردار
- ب جلاوطن بنو نضیر کے یہودی سردار
- ج طائف کے تاجر
- د حبشہ کے نمائندے

وضاحت: پہلے مدینہ سے جلاوطن کیے گئے بنو نضیر کے یہودی سردار انتقام کی تلاش میں قبائل کو اکسا رہے تھے۔

6 خندق کھودنے کی تجویز کس صحابی نے دی، اور یہ حکمتِ عملی عرب جنگی روایت میں کیسی تھی؟

- الف حضرت سلمان فارسیؓ نے دی، جو نسبتاً نئی تھی
- ب حضرت عمرؓ نے دی، جو پرانی روایت تھی
- ج حضرت ابو بکرؓ نے دی، جو مکی روایت تھی
- د کسی صحابی نے تجویز نہیں دی

وضاحت: حضرت سلمان فارسیؓ نے، جو ایرانی جنگی طریقوں سے واقف تھے، خندق کھودنے کی تجویز دی جو عرب روایت میں نسبتاً نئی تھی۔

7 خندق کی کھدائی کے دوران رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل کیا تھا؟

- الف آپ ﷺ نے خود مٹی اٹھائی اور کھدائی میں شرکت کی
- ب آپ ﷺ نے صرف نگرانی کی
- ج آپ ﷺ خیمے میں مقیم رہے
- د آپ ﷺ نے کام صحابہ کے سپرد کر دیا

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے خود مٹی اٹھانے اور کھدائی کے کام میں شرکت فرمائی، جس سے صحابہ کا حوصلہ بلند ہوا۔

8 محاصرۂ خندق کے دوران مسلمانوں کو کن مشکلات کا سامنا رہا؟

- الف سردی، بھوک اور مسلسل خوف
- ب شدید گرمی اور قحط
- ج پانی کی کوئی کمی نہیں تھی
- د صرف مالی نقصان

وضاحت: طویل اور سخت محاصرے میں سردی، بھوک اور مسلسل خوف نے اہلِ ایمان کو کڑی آزمائش میں ڈالا۔

9 مدینہ کے اندر موجود منافقین نے محاصرۂ خندق کے دوران کیا کیا؟

الف بددلی پھیلانے کی کوشش کی

ب خندق کھودنے میں سب سے زیادہ حصہ لیا

ج دشمن کے خلاف جاسوسی کی

د قریش سے مذاکرات کیے

وضاحت: سخت آزمائش کے دوران منافقین اور بعض بدعہد عناصر نے بددلی پھیلانے کی کوشش کی۔

10 محاصرۂ خندق بغیر کسی فیصلہ کن معرکے کے کیوں ختم ہوا؟

الف اللہ نے تیز آندھی بھیجی اور اتحادی لشکر میں باہمی بداعتمادی بڑھی

ب مسلمانوں نے کھلی جنگ میں فتح حاصل کی

ج قریش نے خود صلح کی درخواست کی

د خیبر کے یہودیوں نے دشمن کا ساتھ چھوڑا

وضاحت: اللہ تعالیٰ نے تیز آندھی بھیجی جس سے اتحادی لشکر کے دھڑوں میں بداعتمادی بڑھی اور وہ بغیر معرکے کے منتشر ہو گئے۔

11 قرآن نے خندق کے واقعے کو کس سورت میں تفصیل سے بیان کیا؟

الف سورۃ الاحزاب

ب سورۃ الفتح

ج سورۃ التوبہ

د سورۃ آل عمران

وضاحت: قرآن نے اس واقعے کو سورۃ الاحزاب میں تفصیل سے بیان کیا اور اسے ثبات اور اللہ کی مدد پر بھروسے کا سبق قرار دیا۔

12 خندق کی سب سے بڑی تعلیمی اہمیت کیا بتائی گئی ہے؟

الف نبوی قیادت نے اصولی ثابت قدمی کے ساتھ عملی تدبیر میں لچک کو یکجا کیا

ب جنگ ہی ہر مسئلے کا حل ہے

ج نئی تدبیر اپنانا نبوی منہج کے خلاف ہے

د مشاورت غیر ضروری تھی

وضاحت: خندق کا سبق یہ ہے کہ نبوی قیادت نے اصولی پختگی کے ساتھ نئی مشاورت اور تجربے سے استفادہ کو اپنے منہج کا حصہ بنایا۔

13 چھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ ایک ہزار سے زائد صحابہ کے ساتھ کس مقصد سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے؟

الف عمرے کی نیت سے

ب قریش سے جنگ کے لیے

ج خیبر کی مہم کے لیے

د طائف کے محاصرے کے لیے

وضاحت: رسول اللہ ﷺ عمرہ ادا کرنے کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے، ساتھ قربانی کے جانور اور احرام اس کی دلیل تھے۔

14 قریش نے پرامن سفر کے باوجود مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے کیوں روکا؟

الف خوف اور انا کے زیرِ اثر

ب مالی نقصان کے خدشے سے

ج بارش کی وجہ سے راستہ بند تھا

د قریش خود مسلمان ہو چکے تھے

وضاحت: قربانی کے جانور اور احرام کے باوجود قریش نے خوف اور اپنی انا کے باعث مسلمانوں کو داخلے سے روک دیا۔

15 بیعتِ رضوان کس بنیاد پر لی گئی؟

الف حضرت عثمانؓ کی شہادت کی جھوٹی افواہ پر

ب قریش کے حملے کی اطلاع پر

ج رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی خبر پر

د خیبر کی شکست کی خبر پر

وضاحت: حضرت عثمانؓ کی شہادت کی جھوٹی افواہ پھیلنے پر صحابہ نے ایک درخت کے نیچے جان کی بازی لگا دینے کی بیعت کی۔

16 حدیبیہ کے معاہدے کی بعض شرائط کے بارے میں صحابہ کا عمومی ردعمل کیا تھا؟

الف انہیں یہ شرائط سخت اور غیر متوازن محسوس ہوئیں

ب تمام صحابہ نے فوراً خوشی سے قبول کیں

ج صحابہ نے شرائط مسترد کر دیں

د کسی نے کوئی تحفظ ظاہر نہ کیا

وضاحت: اس سال واپس چلے جانے جیسی شرائط بہت سے صحابہ کو سخت اور غیر متوازن محسوس ہوئیں۔

17 رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کی بظاہر سخت شرائط قبول کر کے کیا ترجیح دی؟

الف دور رس امن کو وقتی جذباتی اطمینان پر ترجیح دی

ب قریش کی طاقت کے سامنے ہار مان لی

ج صحابہ کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے مجبور ہوئے

د شرائط دراصل مسلمانوں کے حق میں تھیں

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کی نظر فوری اطمینان کے بجائے طویل المدتی نتائج پر تھی، اسی لیے دور رس امن کو ترجیح دی۔

18 صلح حدیبیہ کے نتیجے میں دس سالہ جنگ بندی کا سب سے اہم دعوتی اثر کیا نکلا؟

الف قبائل کو قریب سے اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا اور مسلمانوں کی تعداد کئی گنا بڑھی

ب دعوت کا کام مکمل طور پر رک گیا

ج قریش نے فوری طور پر اسلام قبول کر لیا

د مدینہ کی معیشت تباہ ہو گئی

وضاحت: جنگ بندی نے قبائل کو اسلام قریب سے دیکھنے کا موقع دیا، جس سے دو سال میں مسلمانوں کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی۔

19 قرآن نے صلحِ حدیبیہ کو کس اصطلاح سے یاد کیا اور کیوں؟

الف فتحِ مبین، کیونکہ اس کے دوررس دعوتی و سیاسی فوائد تھے

ب غزوۂ کبریٰ، کیونکہ بڑی جنگ ہوئی

ج یومِ فرقان، کیونکہ حق و باطل میں فیصلہ ہوا

د نصرِ عظیم کیونکہ فوری فوجی فتح ملی

وضاحت: سورۃ الفتح میں اس معاہدے کو کھلی فتح یعنی فتحِ مبین قرار دیا گیا کیونکہ اس کے نتائج دوررس اور دعوتی طور پر عظیم تھے۔

20 صلحِ حدیبیہ کے واقعے سے طالب علم کو بنیادی طور پر کیا سبق ملتا ہے؟

الف کامیابی کو ہمیشہ فوری اور ظاہری شکل میں نہیں پرکھا جا سکتا

ب ہر معاہدہ فوری فائدہ دیتا ہے

ج صلح ہمیشہ کمزوری کی علامت ہے

د قریش کبھی معاہدے کے پابند نہیں رہے

وضاحت: بسا اوقات وقتی نقصان دیرپا فائدے کا پیش خیمہ بنتا ہے، یہی حدیبیہ کا بنیادی سبق ہے۔

21 خیبر کے قلعے کہاں واقع تھے اور وہاں کے یہودی قبائل مدینہ کے لیے کیوں خطرہ تھے؟

الف مدینہ کے شمال میں، اور وہ سازشوں اور قبائل کو اکسانے میں سرگرم تھے

ب مدینہ کے جنوب میں، اور وہ تجارت میں مصروف تھے

ج مکہ کے قریب، اور وہ قریش کے حلیف تھے

د طائف کے قریب، اور وہ زراعت میں مصروف تھے

وضاحت: خیبر کے مضبوط قلعے مدینہ کے شمال میں واقع تھے اور وہاں کے بالخصوص جلاوطن، یہودی قبائل سازشوں میں سرگرم تھے۔

22 خیبر کے قلعے کس سالِ ہجری میں فتح ہوئے؟

الف سات ہجری میں

ب پانچ ہجری میں

ج چھ ہجری میں

د نو ہجری میں

وضاحت: سات ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے ایک منظم مہم کے ذریعے خیبر کے قلعے یکے بعد دیگرے فتح کیے۔

23 خیبر کی فتح کے بعد زمین کے انتظام کے لیے کیا معاہدہ کیا گیا؟

الف باشندے کاشت کاری جاری رکھیں گے اور پیداوار میں سے مقررہ حصہ ریاست کو دیں گے

ب تمام باشندے جلاوطن کر دیے گئے

ج زمین مکمل طور پر بنجر چھوڑ دی گئی

د زمین نیلام کر دی گئی

وضاحت: خیبر کے باشندوں سے معاہدہ ہوا کہ وہ کاشت کاری جاری رکھیں گے اور پیداوار میں سے ایک متعین حصہ ریاست کو دیں گے۔

24 خیبر کے بعد کیا گیا زرعی و انتظامی معاہدہ کس بنیادی مقصد کی عکاسی کرتا ہے؟

الف پیداواری صلاحیت برقرار رکھتے ہوئے سیاسی خطرے کا خاتمہ

ب محض فوجی فتح کا اعلان

ج دشمن کو مکمل معاشی تباہی سے دوچار کرنا

د زمین کو ریاست کی ذاتی ملکیت بنانا

وضاحت: یہ انتظام دانشمندانہ معاشی و انتظامی تدبیر تھی جس نے پیداواری صلاحیت برقرار رکھتے ہوئے سیاسی خطرہ ختم کیا۔

25 خیبر کا نمونہ بعد میں کس کام کے لیے رہنما اصول بنا؟

الف دیگر مفتوحہ علاقوں کے انتظام کے لیے

ب صرف خیبر کے لیے مخصوص رہا

ج قریش کے ساتھ تجارت کے لیے

د حج کے انتظامات کے لیے

وضاحت: خیبر کا زرعی و انتظامی نمونہ بعد میں دیگر مفتوحہ علاقوں کے انتظام کے لیے بھی رہنما اصول بنا۔

26 خندق، حدیبیہ اور خیبر کے مجموعی تسلسل کو کیسے بیان کیا جا سکتا ہے؟

الف خندق نے دفاع، حدیبیہ نے سیاسی تسلیم اور خیبر نے اقتصادی استحکام دیا

ب تینوں واقعات کا کوئی باہمی تعلق نہیں تھا

ج صرف خیبر اہمیت رکھتا تھا

د تینوں واقعات ایک ہی دن پیش آئے

وضاحت: خندق نے بیرونی اتحاد توڑا، حدیبیہ نے سیاسی تسلیم اور دعوتی آزادی دی، اور خیبر نے شمالی خطرہ ختم کر کے استحکام بخشا۔

27 درج ذیل میں سے کون سا بیان نبوی سیاست کی اس خصوصیت کو بہتر بیان کرتا ہے جو ان تینوں واقعات سے نمایاں ہوتی ہے؟

الف اصولی مقصد کے ساتھ حالات کے مطابق جائز عملی تدبیر اختیار کرنا

ب ہر مسئلے کا حل صرف جنگ میں تلاش کرنا

ج مذاکرات سے مکمل اجتناب کرنا

د دشمن کے ساتھ کبھی معاہدہ نہ کرنا

وضاحت: تینوں واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ عقیدے کی پختگی اور حالات کے مطابق جائز تدبیر ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

28 مضمون کے مطابق کن چیزوں کو دائمی قاعدہ نہیں بنایا جا سکتا؟

الف خندق کی گہرائی یا خیبر کی پیداوار کے تناسب جیسی جزئیات

ب عدل اور وفائے عہد جیسے مستقل اصول

ج صبر اور مشاورت کی اہمیت

د قرآن و سنت کے بنیادی اصول

وضاحت: قرآن و سنت سے ثابت مستقل اصول ہر دور میں رہنمائی دیتے ہیں، جبکہ مخصوص جزئیات کو دائمی قاعدہ نہیں بنایا جا سکتا۔

29 ان تینوں واقعات سے آج کے قاری کے لیے سب سے بڑا سبق کیا اخذ کیا گیا ہے؟

الف صبر، مشاورت، حکمت اور دور اندیشی عارضی نقصان کے باوجود دیرپا کامیابی دے سکتے ہیں

ب طاقت ہی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

ج مذاکرات ہمیشہ کمزوری کی علامت ہیں

د تاریخی واقعات کا آج کے حالات سے کوئی تعلق نہیں

وضاحت: مضمون کا اختتامی سبق یہ ہے کہ صبر، مشاورت، حکمت اور دور اندیشی وقتی نقصان کے باوجود دیرپا کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں۔

30 خندق، حدیبیہ اور خیبر کے مطالعے سے قیادت کے کس اصول کی تصدیق ہوتی ہے؟

الف دفاع، مذاکرات اور انتظامی مفاہمت مختلف ذرائع ہیں مگر ایک ہی مقصد کی خدمت کرتے ہیں

ب ہر قیادت کو صرف ایک ہی طریقہ اپنانا چاہیے

ج مذاکرات دفاع سے زیادہ اہم نہیں

د انتظامی مفاہمت کی کوئی حیثیت نہیں

وضاحت: مضمون کے مطابق ہر مرحلے میں الگ ذریعہ اختیار کیا گیا مگر تینوں ایک ہی اصولی مقصد یعنی امت کے تحفظ کی خدمت کرتے رہے۔